B.A Part III Urdu Hons. Paper 6th.
Dr. Shahnaz Ara.
Deptt of Urdu.
Dr. L. K. V. D. college

دکن میں اردو

ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد کے بعد شمالی ہند
میں مقامی باشندوں اور باہر سے آنے والے فاتحین کے درمیانی رابطہ
کی ایک زبان نے جنم لیا۔ اس زبان کا ڈھانچہ ہند آریائی اور عربی و فارسی
زبانوں کے الفاظ سے تیار ہوا۔ یہ زبان سیاسی انقلابات کی وجہ سے
جنوبی ہند میں قدم جمایا۔ وہاں کی زبان کے مقامی اثرات قبول کئے۔ ابتدا
میں گجرات میں اس کی نشوونما ہوئی پھر دکن میں بیجاپور اور گولکنڈہ
میں اسے غیر معمولی ترقی حاصل ہوئی۔ اس عہد میں درویشوں، صوفیوں،
سلاطین اور عوام سب نے اسے اپنا کے سنوارا

دکنی اردو کی رفتار ارتقا کے اعتبار سے دیکھیں تو معلوم
کہ پورے دکن میں ایک ہی زبان تھی جو کہ مقامی زبانوں سے میل جول کھاتی
تھی۔ یہاں کی مقامی زبانیں مختلف خاندانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔
دکن میں دراوڑی زبانیں رائج تھیں۔ یہ زبانیں آریائی زبانوں سے
مختلف تھیں۔ اس لئے شمالی ہند سے آنے والے فوجی ملازمین یا تو
دراوڑی زبان استعمال کرتے یا پھر اپنے ساتھ لائی ملی جلی نئی زبان کا
لیکن دراوڑی بولیاں نہ تو اردو و فارسی سے متاثر ہوئیں نہ ہی دکنی

اردو کو متاثر کیا۔ گورو ا بہت اثر تلفظ میں دیکھا جا سکتا ہے بعض
میں بہت کم اثر دکھائی دیتا ہے۔ دکنی اور گول کنڈہ اور بیجاپور کے
علاقوں میں پہنچی رہی۔

دکنی اردو موجودہ اردو سے کچھ زیادہ مختلف
نہیں دکن میں تقریباً ساڑھے تین سو سال تک اس زبان میں غزلیں،
مثنویاں، قصیدے، رباعیاں اور مرثیے لکھے گئے اور ادب کے اعلیٰ
شاہکار وجود میں آئے۔ دکنی اردو موجودہ اردو سے چند باتوں
میں مختلف ہے۔ جیسے۔

(۱) دکنی میں فعل ماضی بنانے کے لیے صیغہ امر کے آگے "یا" بڑھا
دیا جاتا ہے جیسے "کریا، چلیا، اٹھیا" وغیرہ۔ علامت مفعول "کو" کا
تلفظ "کوں" اور "سے" کا "سوں" استعمال ہوتا ہے۔

جمع بنانے کا طریقہ فارسی کی طرح "ان" بڑھا دیا جاتا ہے باتاں، باتاں
وغیرہا۔ دکنی میں عام طور سے "تم کو" "ہم کو" "ہمن کو" "تمنی کو"
غرض اس طرح کے فرق کے باوجود دکنی اردو موجودہ
اردو سے زیادہ مختلف نہیں ہے۔ اور اس کی دلکشی و مٹھاس اب تک
دل کو کھینچ لیتی ہے۔ ۔۔۔

Shabnaj Ara.

Scanned with CamScanner